سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سوانح و افکار

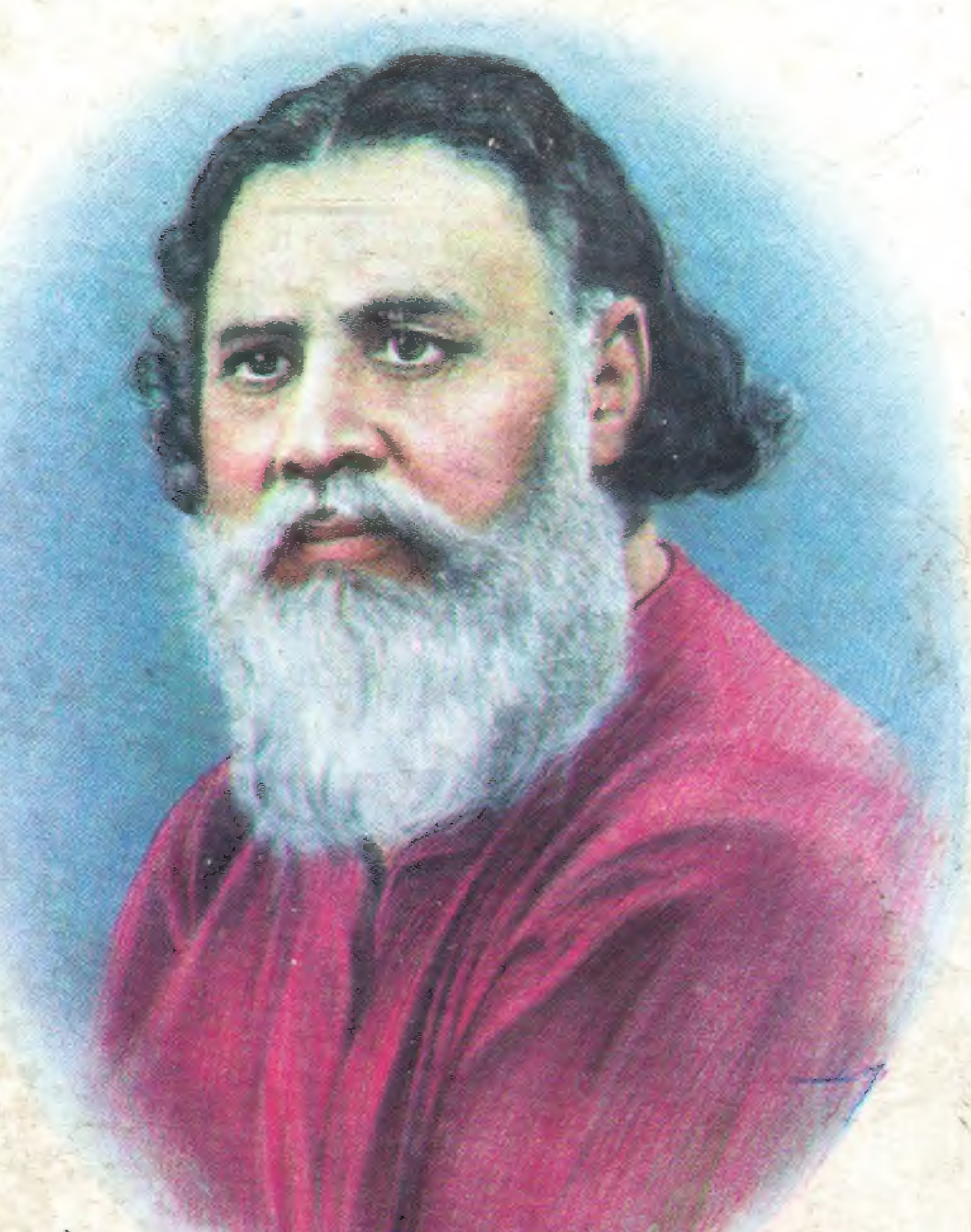

شورش کاشمیری

سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سوانح و افکار

مطبوعاتِ چٹان

۸۸ میکلوڈ روڈ ○ لاہور

اس کو "منڈے خانہ" یعنی لڑکوں کا احاطہ کہتے تھے اور ایک حصے میں ایک بڑا اور کھلا کمرہ تھا جس میں سات آٹھ قیدیوں کے لیے گنجائش تھی چونکہ یہ کمرہ قید محض (یعنی بے مشقت) والے قیدیوں کے لیے مخصوص ہوتا تھا اس لیے کمرہ کہلاتا تھا۔ یہ دونوں حصے ایک درمیانی دروازے سے ملے ہوئے تھے۔ اختر علی خان، مولانا احمد سعید دہلوی، مولانا داؤد غزنوی، عبدالعزیز انصاری، عطاء اللہ شاہ بخاری، مولوی لقاء اللہ، صوفی اقبال، راجہ غلام قادر خان، مولانا عبداللہ چوڑی والے دہلوی، میں اور نذیر احمد سیماب "محض کمرے" اور "منڈے خانے" میں بھیج دیے گئے۔ اور وہیں ہمارے باورچی خانے کا انتظام کر دیا گیا۔ سردار سرمول سنگھ کوشیر، سردار منگل سنگھ اور ان کے دو ہندو ساتھی ہندو لیڈروں کے احاطے میں بھیج دیئے گئے جس میں اب ڈاکٹر ستیہ پال، لالہ گردہاری لال امرتسری، لالہ ترلوک چند، دیش بندھو گپتا (دیتیج) اور متعدد مشہور کارکن آ گئے تھے۔

چند ہی ہفتوں میں میانوالی جیل سیاسی قیدیوں سے معمور ہو گیا اور رضاکاروں کے احاطوں سے قومی نعروں کی دلآویز صدائیں بلند ہونے لگیں۔ پڑھے لکھے قیدیوں نے مطالعہ وغیرہ کا مشغلہ اختیار کیا۔ چنانچہ ہم لوگوں کا پروگرام یہ ہوتا تھا صبح اُٹھ کر ضروریات سے فارغ ہوئے نماز باجماعت ادا کی اور چائے پی۔ اس کے بعد میں اور عبدالعزیز انصاری مولانا احمد سعید سے ادب عربی صرف و نحو عربی اور منطق کا سبق لینے لگے۔ اختر علی خان اور راجہ غلام قادر خان، سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے قرآن صحیح کرنے لگے، مولوی لقا اللہ عثمانی اپنی سازشوں اور چوریوں میں مصروف ہو گئے یعنی فلاں فلاں مطلوبہ چیز کیونکر چوری چھپے باہر سے منگوائی جائے اور فلاں پیغام فلاں شخص کو کس تدبیر سے پہنچایا جائے۔ مولوی لقاء اللہ نماز میں ہم سب کے پیش امام بھی تھے اور یہ چوری چھپے کے کام بھی انہی کے سپرد تھے چنانچہ میں نے اُن کا لقب "امام السارقین" مقرر کیا تھا، سید حبیب بعض وجوہ سے ہمارے ساتھ نہ ٹھہر سکے اس لئے دوسرے احاطے میں چلے گئے تھے۔ ایک زمانہ میں وہ مولانا داؤد غزنوی کو انگریزی پڑھایا کرتے تھے اور مولانا داؤد سید حبیب کو عربی پڑھاتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نہ ان کو انگریزی